© rasailojaraid.com

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

خلفاء راشدینؓ کی سنت

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یافتہ حضرات کا ہر ایک فرد اپنے مقام پر آفتاب ہدایت کا درخشاں ستارہ اور سماء علم کا روشن کوکب ہے۔ مگر یہ بات کسی طرح نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ جیسا فیض آپؐ سے حضرات خلفاء اربعہؓ کو نصیب ہوا' مجموعی لحاظ سے وہ کسی کو حاصل نہ ہو سکا اور انہی کے وجود مسعود سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا:

"وعدہ کر لیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے ہیں اور کیے ہیں انہوں نے نیک کام البتہ (آپ کے بعد) حاکم کر دے گا ان کو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا ان سے اگلوں کو' اور ثابت کر دے گا ان کے لیے دین ان کا جو پسند کر دیا ان کے واسطے اور دے گا ان کو ان کے ڈر کے بدلے امن' میری بندگی کریں گے' میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس کے بعد' سو وہی لوگ نافرمان ہیں۔" (پ ۱۸۔ سورۃ النور۔ رکوع ۷)

"خطاب فرمایا حضرت کے وقت لوگوں کو جو ان میں نیک ہیں پیچھے ان کو حکومت دے گا اور جو پسند ہے' ان کے ہاتھوں سے قائم کرے گا اور وہ بندگی کریں گے۔ یہ چاروں خلیفوں سے ہوا۔ پہلے خلیفوں سے اور زیادہ۔ پر جو کوئی اس نعمت کی ناشکری کرے ان کو بے حکم فرمایا' جو کوئی ان کی خلافت سے منکر ہوا' اس کا حال سمجھا گیا۔" انتہی (موضح القرآن ص ۵۹۲)

لفظ استخلاف میں اشارہ ہے کہ وہ حضرات محض دنیوی سلاطین اور ملوک کی طرح نہ تھے بلکہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہو کر آسمانی بادشاہت کا اعلان کرنے والے اور دین حق کی بنیادیں جمانے والے تھے جنہوں نے خشکی اور تری میں دین اسلام کا سکہ بٹھایا۔ حتیٰ کہ اس وقت مسلمانوں کو کفار کا مطلقاً خوف و رعب باقی نہ رہا۔ وہ کامل اطمینان اور امن سے اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہے اور ان کی یہ شان رہی کہ ان کی بندگی میں شرک جلی تو کیا راہ پاتا' شرک خفی کی آمیزش بھی نہ تھی۔ یہ بات انصاف اور قیاس سے بالکل بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ان کو اپنے دین حق کی ترویج و اشاعت کے لیے زمین کی خلافت اور نیابت سپرد کر دے اور وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول برحق کے اعتماد و اعتبار سے محروم رہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو معیار حق گردانتے ہوئے ہمیں ان کی اتباع اور پیروی کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص میرے بعد زندہ رہا' وہ بہت ہی زیادہ اختلاف دیکھے گا۔ سو تم پہ لازم ہے کہ تم میری اور میرے خلفائے راشدینؓ کی سنت کو' جو ہدایت یافتہ ہیں' مضبوط پکڑو اور ڈاڑھوں اور کچلیوں سے محکم طور پر اس کو قابو میں رکھو اور تم نئی نئی چیزوں سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔" (ترمذی ج ۲ ص ۹۲۔ ابن ماجہ ص ۵۔ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۶۔ مسند دارمی ص ۲۶۔ مسند احمد ج ۴ ص ۲۷ اور مستدرک ج ۱ ص ۹۵) (امام حاکمؒ اور علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے)

حضرت ملا علی القاریؒ اس حدیث کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں

"اس لیے کہ حضرات خلفائے راشدینؓ نے در حقیقت آپ ہی کی سنت پر عمل کیا ہے اور ان کی طرف سنت کی نسبت یا تو اس لیے ہوئی کہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور یا اس لیے کہ انہوں نے خود قیاس اور استنباط کر کے اس کو اختیار کیا۔"

اس لیے معلوم ہوا کہ حضرات خلفائے راشدینؓ نے جو کام اپنے تفقہ و قیاس اور اجتہاد و استنباط سے سمجھ کر اختیار کیا ہے' وہ بھی سنت ہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے تحت امت کو اس کے تسلیم کرنے سے بھی ہرگز چارہ نہیں اور وہ اس سنت کو تسلیم کرنے کی بھی پابند ہے۔ اور شاہ عبد الحق صاحب دہلویؒ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔

"جس چیز کے بارے حضرات خلفائے راشدینؓ نے حکم دیا ہے اگرچہ وہ حکم ان کے قیاس و اجتہاد سے صادر ہوا ہو' وہ بھی سنت کے موافق ہے اور اس پر بدعت کا اطلاق ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ گمراہ فرقہ کرتا ہے۔"

© rasailojaraid.com